نجف اشرف میں
آیت اللہ محمد باقر الحکیم کی شہادت پر

آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای

کا

تعزیتی پیغام

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون

سامراجی و استکباری مزدوروں اور زرخرید غلاموں کے فاسد اور گنہگار ہاتھوں سے یہ عظیم اور دردناک حادثہ رونما ہوا اور عراقی عوام سے ایسی گرانقدر شخصیت کو چھین لیا جو عراق کے غاصبوں کے مقابلے میں ایک مستحکم محاذ کی حیثیت رکھتی تھی۔ درحقیقت ان ظالموں نے اس محاذ کو پوری طرح ویران کردیا۔

آج مولائے متقیان حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے مقدس و ملکوتی حرم کے نزدیک غیر معمولی خضوع وخشوع کے ساتھ نماز جمعہ اور ذکر الٰہی سے فراغت حاصل کرنے کے بعد آیت اللہ محمد باقر حکیم نے متعدد صاحب ایمان مردوں اور عورتوں کے ساتھ شربت شہادت نوش کرلیا اور ان کی ارواح مقدس مخصوص الٰہی رحمت وفیض کی طرف پرواز کرگئیں۔

یہ شہید عزیز ایک ایسا مجاہد عالم تھا جس نے ملت اسلامیہ عراق کے حق کی بحالی کی خاطر ''صدام'' کی خبیث حکومت کے خلاف برسوں مسلسل جدوجہد کی اور اس مجسمہ شروفساد کے زوال کے بعد یہ مرد مجاہد امریکی اور برطانوی حملہ آوروں اور غاصبوں کے خلاف کوہ ہمالیہ بن کر کھڑا ہوگیا اور ان کے شرمناک منصوبوں کے خلاف نہایت دشوار جدو جہد چھیڑ دی اور جہاد عظیم کی راہ میں شہادت سے ہم آغوش ہونے اور خانوادہ حکیم نیز عراق کے دیگر شہید علماء اور فضلاء کی حمایت میں شامل ہونے کے لئے خود کو پوری طرح آمادہ کرلیا۔

آج نجف اشرف میں رونما ہونے والا یہ حادثہ اور اس صاحب عظمت مرد مجاہد کی یہ شہادت درحقیقت غدار صیہونی اور امریکی مقاصد کی تکمیل کیلئے انجام پذیر ہوئی ہے۔

شہید آیت اللہ حکیم اس قوم کے مبنی برحق مطالبات کے مظہر تھے جس کا دین و استقلال اور جس کے ملک کا مستقبل غیر معلولی خطروں سے گھرا ہوا ہے۔ جو اپنے وطن کو غاصبوں کے مکروفریب کے چنگل میں پھنسا ہوا دیکھ رہی ہے اور جو حملہ آوروں کی مقابلے میں اپنی مذہبی اور قومی شناخت کا دفاع کرنا چاہتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سید بزرگوار کی شہادت ملت عراق کے لئے ایک درد انگیز مصیبت اور ان حملہ آور غاصبوں کے جرم کی دوسری سند ہے جنہوں نے سرزمین عراق میں اپنی ناجائز اور غیر قانونی موجودگی کے ذریعہ اس ملک میں بدامنی اور گڑبڑی پھیلا رکھی ہے لیکن آزاد اور مسلمان ملک عراق کے دشمنوں کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اس قسم کی درد انگیز اور مظلومانہ شہادت صیہونی اور استکباری مقاصد اور منصوبوں کے مقابلے میں مات عراق کے مستحکم حوصلوں اور ٹھوس ارادوں کو متزلزل کرنے والی نہیں ہے اور نہ راہ اسلام و مذہبی قیادت کے سلسلے مین ان کی اعتقاد و ایمان اور ان کی وفاداری میں کسی قسم کی کوئی کمزوری واقع ہونے والی ہے بلکہ یہ عظیم شہادت (انشاء اللہ) ان کے حوصلوں کو اور بلند اور ان کے ارادوں کو پہلے سے زیادہ ٹھوس اور مستحکم کردیگی۔

میں ملت اسلامیہ عراق کو یاد دلانا چاہتاہوں کہ عراقی قوم کی عظمت و سربلندی اور

خطرناک استکباری وصیہونی منصوبوں سے ملک کی نجات و آزادی کا واحد راستہ عظیم الشان پرچم اسلام کے سایہ میں ان کا غیر معمولی اتحاد ہے۔ آج وہ اس مستحکم الٰہی ایمان کے ساتھ اپنے تمسک کے ذریعہ اپنے ملک اور اپنی آئندہ نسل کے لئے ایسے مستقبل کی تعمیر کرسکتے ہیں جس میں اسلامی ممالک کے درمیان آزاد اور اسلامی ملک عراق ایک درخشاں ستارہ کی طرح نمایاں رہے۔ عراق کے سیاسی اور دینی ماہرین فقط اپنے غیر معمولی اتحاد اور اسلام سے اپنے مستحکم تمسک کے ذریعہ ہی ان عظیم فرائض کو پورا کرسکیں گے جو اس زمانے میں ان کی اہم ذمہ داری کی حیثیت رکھتے ہیں اور مجھے امید ہے کہ وہ اپنی راہ پر ثابت قدم اور اپنے مقصد میں یقیناً کامیاب ہونگے۔

میں اس درد انگیز فقدان اور عظیم نقصان کے سلسلے میں حضرت بقیہ اللہ الاعظم روحی فداہ، ملت اسلامیہ عراق و ایران بالخصوص شہید پرور اور اصحاب عظمت خانوادہ حکیم بالاخص ان کے برادر مکرم جناب ''عبدالعزیز حکیم'' اور اس شہید محراب کے معزز اہل و عیال کی خدمت میں تعزیت اور اس عظیم شہادت کی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اس درد انگیز حادثہ کی دوران شہادت سے ہم آغوش ہونے والے دیگر شہداء کی اہل وعیال اور خانوادہ والوں کے لئے بارگاہ عالیہ خداوندی سے صبر جمیل اور اجر جزیل کا طالب ہوں۔ خداوند عالم تمام مظلوم شہداء کے درجات بلند فرمائے اور اس جانگزار حادثہ کے دوران مجروح ہونے والوں کو شفای کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اس شہید عزیز اور ان کے ساتھ درجہ شہادت پر فائز ہونے والے دیگر شہداء کی یادتازہ رکھنے کے لئے میں سہ روزہ قومی سوگ کا اعلان کرتا ہوں۔

وسیعلم الذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبون

سید علی خامنہ ای

یکم رجب ۱۴۲۴ء